

اک بیتا

نذرِ عقبت (حضرت شیخ عبد القادر جیلانی کے حصوں کا مین)

تمام گلشنِ عالم ہے مطلعِ انوار
منائیں جشنِ طربِ دل کا یہ تقاضا ہے
کلی کلی میں ہیں رنگینیاں حقیقت کی
ہر آشیاں ہے سکون و قرار کا مرکز
زباں پہ نامِ مبارک ہے، غوثِ اعظم کا
وہ جس نے حسنِ عمل سے بڑھائی شانِ حیات
دلوں پہ جس کے شعورِ نظر کا سکھ ہے
وہ ترجمانِ رسالت، وہ بولتا قرآن
رہِ وفا کا جسے راہِ برکے دُنیا
بقا کا راز ہے جس کے ہر اک اشارے میں

تجلیات کا آئینہ ہے کہ صبح بہار
کہ زندگی کو ملا آج زندگی کا وقار
فضا فردِ غِ بہاراں سے بن گئی گلزار
حیات ساز ہیں گلشنِ گداز برق و شرار
وہ جس کے دل کی ہے تخلیقِ جذبہِ ایشار
بدل دی جس کے ارادوں نے وقت کی رفتار
دکھائے جس نے زمانے کو جو ہر کردار
سکھایا جس نے بشر کو سلیقہ و گفتار
وہ جس نے کر دیا آسانِ جادہٗ دشوار
بلند کر دیا جس نے حیات کا میسار

جناب
سعادت
نظیر

نظیرِ خستہ کے اُس پر سلام، لاکھوں سلام
خزاں میں جس نے جہاں کو دیا پیساں بہار

جس انجمن کی بات تھی اُس انجمن میں ہے
اک مستقل خلش تو دلِ راہزن میں ہے
جب تک کہ آشیانہ ہمارا چمن میں ہے
اک شمعِ آخری تو ابھی انجمن میں ہے
کس کو خبر نہ تھی کہ نشیمن چمن میں ہے
اب یہ گلہ بھی کیوں ہے کہ گرمی سخن میں ہے
اپنے ہی آشیانہ کی رونق چمن میں ہے
یہ بھی ہے اک خطا کہ نشیمن چمن میں ہے

خوش ہوں کہ غم کا راز دلِ پرچمن میں ہے
اب کارواں لٹے کہ رہے اس کا غم نہیں
ہم بھی یہاں بہار و خزاں کے شریک ہیں
بُجھ جائیں گے چراغ تو ہم دلِ جلائیں گے
اک سامنے کی بات تھی گلشن کا حادثہ
دل میں لگا کے آگ بڑے مطمئن تھے آپ
گلہائے نو بہنو تو فریب بہار ہیں
وہ بھی تھا اک تصور کہ گلشن کو چھوڑتے

غزل

جناب

قہر

مراد آبادی

دُر ہے خیالِ دوست پریشاں نہ ہو قہر
تلخی سی آج کچھ مرے طرزِ سخن میں ہے